OPEN ACCESS
Al-Marjān Research Journal
Open Access
Al-Marjān
Research Journal
ISSN(E): 3006-0370
ISSN(P): 3006-0362
al-marjan.com.pk

Titles of the Rightly Guided Caliphs with Special Reference to Shaykhayn (R.A) : A Quranic, Hadith and Historical Study

خلفائے راشدین بالخصوص حضراتِ شیخین کے القاب: قرآنی، حدیثی اور تاریخی تناظر میں ایک تحقیقی مطالعہ

Authors Details

1. **Abu Hurara Mehmood** (Corresponding Author)
   M.Phil Scholar, Department of Islamic Studies, Riphah International University Faisalabad, Pakistan.
   Email: **abuhuraramehmood@gmail.com**
2. **Muhammad Ishfaq**
3. Lecturer, Department of Islamic Studies, Riphah International University Faisalabad, Pakistan.

Citation

Mehmood, Abu Hurara, and Muhammad Ishfaq. Titles of the Rightly Guided Caliphs with Special Reference to Shaykhayn (R.A) : A Quranic, Hadith and Historical Study." *Al-Marjān Research Journal* 4, no.1, Jan-Mar (2026): 01– 17.

Submission Timeline

Received: Dec 02, 2025
Revised: Dec 16, 2025
Accepted: Dec 26, 2025
Published Online: Jan 04, 2026

Publication & Ethics Statement

Article QR

Published by *Al-Marjān Research Center*, Lahore, Pakistan.

© The Authors. No conflict of interest declared.

This is an open access article distributed under the terms of the **Creative Commons Attribution 4.0 International License (CC BY 4.0).**

ASIAN DIGITAL LIBRARY | INDEX COPERNICUS INTERNATIONAL | ISSN INTERNATIONAL STANDARD SERIAL NUMBER INTERNATIONAL CENTRE | HJRS HEC Journal Recognition System | DRJI Directory of Research Journal Indexing

Titles of the Rightly Guided Caliphs with Special Reference to Shaykhayn (R.A) : A Quranic, Hadith and Historical Study

خلفائے راشدین بالخصوص حضراتِ شیخین کے القاب: قرآنی، حدیثی اور تاریخی تناظر میں ایک تحقیقی مطالعہ

☆ ابوہریرہ محمود　　　　محمد اشفاق

Abstract

Allah Almighty sent the Prophets (peace be upon them) for the guidance of humanity and completed the chain of Prophethood by declaring Muhammad ﷺ as the Seal of the Prophets. After the Prophet ﷺ, the Muslim Ummah was blessed with the leadership of the Companions (رضي الله عنهم), whom Allah Almighty directly described in His Book as the best of nations. Among the Companions, the most distinguished status belongs to the Rightly Guided Caliphs (Khulafāʾ al-Rāshidūn), whose caliphate was explicitly characterized by the Prophet ﷺ as being based on guidance and righteousness. Among these caliphs, Abu Bakr al-Ṣiddīq (رضي الله عنه) and ʿUmar al-Fārūq (رضي الله عنه) hold a particularly prominent position and are collectively known as al-Shaykhayn. They were not only superior in age and rank but also served as leaders of the Ummah in intellectual, moral, and political domains. Their titles are preserved in the Qur'an, Hadith, and the traditions of the early generations, reflecting their character, decisions, and spiritual stature. This article presents a critical and analytical study of these titles to demonstrate that they are not merely honorary expressions but rather articulate the fundamental principles of Islamic leadership.

Keywords: Caliphs, Shaykhayn, Abu bakr, Umar, Alqab, merely honorary expressions, rather articulate.

تعارفِ موضوع

اللہ تعالیٰ نے انسانیت کی رہنمائی کے لیے انبیاء کرام علیہم السلام کو مبعوث فرمایا اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین قرار دے کر نبوت کا سلسلہ مکمل کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد امت مسلمہ کی قیادت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے سپرد ہوئی، جنہیں قرآن مجید میں خیر الامم کہا گیا ہے۔ ان صحابہ میں خلفائے راشدین کا مقام سب سے بلند ہے، جن کی خلافت کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خلافت راشدہ قرار دیا۔ بالخصوص حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما کو شیخین کہا جاتا ہے، جو عمر، علم، اخلاق اور سیاست میں امت کے رہنما تھے۔ ان کے القاب قرآن، حدیث اور تاریخی روایات میں محفوظ ہیں، جو ان کے کردار اور فیصلوں کی عکاسی کرتے ہیں۔ یہ مطالعہ ان القاب کا تحقیقی جائزہ پیش کرتا ہے تاکہ یہ واضح ہو کہ یہ القاب محض تعریفی نہیں بلکہ اسلامی قیادت کے اصول بیان کرتے ہیں۔ حضرت ابو بکر کا لقب "صدیق" قرآن کی آیت "وَالَّذِيْ جَآءَ بِالصِّدْقِ" سے مستعار ہے، جو ان کی ایمان کی صداقت کو ظاہر کرتا ہے۔ حضرت عمر کا "فاروق" حدیث میں ان

☆ ایم فل سکالر، شعبہ علوم اسلامیہ، رفاہ انٹرنیشنل یونیورسٹی فیصل آباد، پاکستان۔
☆ لیکچرر، شعبہ علوم اسلامیہ، رفاہ انٹرنیشنل یونیورسٹی فیصل آباد، پاکستان۔

کی حق وباطل کی تمیز کی وجہ سے ہے۔ عشرہ مبشرہ میں ان کا امتیازی مقام، باہمی احترام اور خلافت کی ترتیب ان کی فضیلت کو اجاگر کرتی ہے۔ یہ موضوع اسلامی تاریخ کی اہمیت کو سمجھنے میں مدد دیتا ہے۔

حضرات شیخین کریمین رضی اللہ عنہما کے القاب

قرآن کریم میں نبی اکرم ﷺ کی دو صفات بشیر اور نذیر ذکر کی گئیں ہیں یعنی آپ ﷺ لوگوں کو اچھے کاموں پر جنت کی بشارت سناتے اور برے کاموں پر نار جہنم کی خبر سنایا کرتے تھے، ایک دن آپ ﷺ نے ایک ہی مجلس میں نام لے کر جن دس حضرات کو جنت کی خوشخبری سنائی وہ حضرات مُبَشّرَۃٌ بِالْجَنَّۃِ قرار پائے۔[1] اللہ تعالیٰ اپنے کلام میں فرماتے ہیں: "وَالْفَجْرِ وَلَيَالٍ عَشْرٍ "[2](اور قسم ہے فجر کی اور دس راتوں کی) اکثر مفسرین رحمہ اللہ نے دس راتوں سے ذی الحجہ کی ابتدائی دس راتیں مراد لی ہیں، جو انوارات سے روشن اور منور ہوتی ہیں صاحب تفسیر حقی نے اس آیت کی تفسیر میں لکھا ہے:

"قَالَ سُهَيْل رَحْمَهُ اللهُ الفَجْرُ مُحَمَّد عَليهِ السَّلامِ، مِنْه تَفَجَّرْتِ الأنوار. وَلَيَالٍ عَشْرٍ هِيَ الْعَشَرَةُ المُبَشَّرَةِ بِالْجَنَّةِ"[3]

الفجر تو حضرت سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ ہیں، جن سے انوارات کی کرنیں پھوٹتی ہیں اور (دس روشن قندیلیں) حضرات عشرہ مبشرہ رضی اللہ عنھم ہیں۔

رشد وہدایت کے یہ چراغ اپنے دور حیات میں ایک عالم کو منور کر رہے تھے۔ ان کی اس دنیا سے رخصتی کے بعد بھی دنیا ان کے علم و عمل، تدبر، تدین اور طرز سیاست سے فیضیاب ہو کر کامرانی کے آسمان کو چھو سکتی ہے۔ تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنھم میں ان دس حضرات کا مقام و مرتبہ سب سے زیادہ ہے۔ تاریخ وسیر اور مناقب کی ساری کتابوں میں جہاں ان دس حضرات کا تذکرہ ہوتا ہے وہاں ان کے جنتی ہونے کی اس بشارت نبویہ کو بھی ذکر کیا جاتا ہے۔ حتیٰ کہ ان کے اعزہ کے ذکر میں لکھا جاتا ہے کہ یہ صاحب تو فلاں جنتی صحابی رضی اللہ عنہ کے رشتہ دار ہیں۔ اب نبی اکرم ﷺ کا وہ ارشاد ذکر کیا جاتا ہے جس میں آپ ﷺ نے ان دس حضرات کے نام ایک ہی مجلس میں لے کر رضوان جنت کی خوشخبری دی۔

"أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ابو بكرٍ فِي الْجَنَّةِ وَ عُمَرٌ فِي الْجَنَّةِ وَعُثْمَانَ فِي الْجَنَّةِ وَعَلِيٌّ فِي الْجَنَّةِ ، وَطَلْحَة فِي الْجَنَّةِ وَالزَّبِيرُ فِي الْجَنَّةِ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بن عَوْفٍ فِي الْجَنَّةِ وَسَعَدُ ابْنُ أَبِي وَقَاصٍ فِي الْجَنَّةِ وَسَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ فِي الْجَنَّةِ وَ أَبُو عِبَيده بن الْجَرَاحِ فِي الْجَنَّةِ"[4]

(نبی کریم نے کلام نے فرمایا: حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ جنت میں ہیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ جنت میں ہیں، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ جنت میں ہیں، حضرت علی رضی االلہ عنہ جنت میں ہیں، حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ جنت میں ہیں، اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہ جنت میں ہیں، حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ جنت میں ہیں، حضرت سعد بن ابی

---

[1] Al-Muttaqī, ʻAlāʼ al-Dīn ʻAlī ibn Ḥusām al-Dīn. *Kanz al-ʻUmmāl*. Bayrūt: Muʼassasat al-Risāla, 1405 AH, 11:638.
[2] Al-Fajr, 89:1–2.
[3] Ḥaqī, Ismāʻīl ibn Muṣṭafā. *Tafsīr Rūḥ al-Bayān*. Bayrūt: Dār al-Fikr, 1431 AH, 10:421.
[4] Al-Muttaqī, ʻAlāʼ al-Dīn ʻAlī ibn Ḥusām al-Dīn. *Kanz al-ʻUmmāl*. Bayrūt: Muʼassasat al-Risāla, 1405 AH, 11:638.

وقاص رضی اللہ عنہ جنت میں ہیں حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ جنت میں ہیں، اور حضرت ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ جنت میں ہیں، اور ابن ماجہ نے اس روایت کو سعید بن زید رضی اللہ سے نقل کیا ہے)

خلیفہ نائب کو کہتے ہیں، اور رشید (بھلائی چاہنے والے اور بھلائی کے راہنما) جناب رسول اکرم ﷺ کی اتباع میں جن خلفاء (ابو بکر و عمر، عثمان و علی رضی اللہ عنھم) نے حکومت کی ان کو خلفائے راشدین کہتے ہیں قرآن کریم میں اللہ نے خلافت کا وعدہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: کہ وہ اہل ایمان کو زمین میں حکومت دے گا، وہ حکومت بھلائی سے مامور ہو گی اس قرآنی خلافت راشدہ موعودہ کے مصداق پہلے چار خلفائے اسلام رضی اللہ عنھم ہیں۔

چنانچہ سورہ نور آیت استخلاف کی تفسیر کرتے ہوئے امام قرطبی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

"قَالَ الضَّحَّاكُ فِي كِتَابِ النقاش: هذه تَتَضَمَّنُ خِلَافَةَ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيٍّ لِأَنَّهُمْ أَهْلُ الْإِيمَانِ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ. وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم: (الْخِلَافَةُ بَعْدِي ثَلَاثُونَ) قَالَ عُلَمَاؤُنَا هَذِهِ الْآيَةُ دَلِيلٌ عَلَى خِلَافَةِ الْخُلَفَاءِ الْأَرْبَعَةِ رضي الله عنهم"[5]

حضرت ضحاک رحمہ اللہ نے اپنی کتاب نقاش میں فرماتے ہیں یہ آیت حضرت ابو بکر، حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت علی رضی اللہ عنھم کی خلافت کو شامل ہے اس لئے کہ وہ اہل ایمان ہیں اور انہوں نے اعمال صالحہ کئے، اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا خلافت میرے بعد تیس سال رہے گی۔

ہمارے علماء نے فرمایا یہ آیت مبارکہ خلفاء اربعہ رضی اللہ عنھم کی خلافت کی دلیل ہے:

الحمد للہ یہ وعدہ الٰہی چاروں خلفاء رضی اللہ عنھم کے ہاتھوں پورا ہوا۔ اور دنیا نے اس عظیم الشان پیش گوئی کے ایک ایک حرف کا مصداق اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا۔ اس آیت استخلاف سے خلفاء اربعہ کی بڑی بھاری فضیلت ومنقبت نکلتی ہے۔ اس آیت کو آیت استخلاف کہا جاتا ہے، اس میں جس خلافت کا ذکر ہے اسے خلافت موعودہ کہا گیا ہے کیونکہ اس آیت کی ابتداء میں وَعَدَ اللهُ الَّذِينَ ہے۔ اور ان حضرات خلفاء رضی اللہ عنھم کو خود حضور ﷺ نے اپنی حیات مبارکہ میں راشدین لقب سے نوازا۔ اپنے چاروں خلفاء رضی اللہ عنھم کو آپ ﷺ کا یہ لقب عطا کرنا بھی قرآن کریم سے تخریج شدہ ہے۔ اللہ نے فرمایا: "وَلَقَدْ آتَيْنَا إِبْرَاهِيمَ رُشْدَه "[6] (ہم نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو شان رشد عنایت کی یعنی نیکی سے محبت اور برائی سے نفرت دی)

اس آیت میں رشد کا جو مطلب بیان کیا گیا ہے وہ سورہ حجرات کی آیت نمبر 7 سے ماخوذ ہے۔ اس آیت کا مفہوم یہ ہے جو نیکی سے محبت اور برائی سے نفرت کرتے ہیں وہ الرّاشِدُونَ ہیں، نبی کریم ﷺ کو اپنے خصوصی شاگردوں اور ان میں سے خاص حضرات ابو بکر و عمر، عثمان و علی رضی اللہ عنھم کے متعلق جب یقین ہو گیا کہ ان کے قلوب کفر وعصیان سے متنفر اور ایمان و اعمال سے مزین ہو چکے ہیں، تو آپ ﷺ نے ان کو اسی قرآنی لقب سے نوازا۔ مثلاً: آپ ﷺ نے فرمایا "فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ الْمَهْدِيِّين"[7] تم پر میری اور خلفائے راشدین

[5] Al-Qurṭubī, Abū ʻAbd Allāh Muḥammad ibn Aḥmad. *Al-Jāmiʻ li-Aḥkām al-Qur'ān*. al-Qāhira: Dār al-Kutub al-Miṣriyya, 1384 AH, 12:297.
[6] Al-Anbiyā', 21:94.
[7] Al-Ḥākim al-Naysābūrī, Abū ʻAbd Allāh Muḥammad ibn ʻAbd Allāh. *Al-Mustadrak ʻalā al-Ṣaḥīḥayn*. Bayrūt: Dār al-Kutub al-ʻIlmiyya, 1411 AH, 1:178.

بھی یہ جو ہدایت یافتہ ہیں ان کی سنت لازم ہے۔ اسی طرح یہ لقب پوری امت میں صرف ان چار حضرات کا معروف ہو گیا۔ چنانچہ شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ جس چیز کے بارے میں حضرات خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم نے حکم دیا ہے اگرچہ وہ حکم ان کے قیاس واجتہاد سے صادر ہوا ہو اس پر بھی سنت کا لفظ بولا جاتا ہے۔[8]

اس سے معلوم ہوا کہ عشرہ مبشرہ رضی اللہ عنہم میں سے یہ چار حضرات خلفاء الراشدین معروف ہوئے ان کا یہ لقب زبان زد خلائق ہے۔ ان میں سے دو کو شیخین اور دو کو ختنین کہا جاتا ہے۔ شیخین حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو کہا جاتا ہے، اور ختنین حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ کو کہتے ہیں۔ شیخین کریمین حضور ﷺ کے رشتے میں سسر اور حضرات ختنین رشتے میں حضور ﷺ کے داماد ہیں۔

عشرہ مبشرہ کی امتیازی شان

امام ابن اثیر الجزری رحمہ اللہ عشرہ مبشرہ کی شان بیان کرتے ہوئے حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ کا قول نقل کرتے ہیں حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ نے صحابہ رضی اللہ عنہم کو بہت قریب سے دیکھا تھا، وہ فرماتے ہیں:

> **"کان مقام ابی بکر و عمر وعثمان وعلی و طلحة والزبیر وسعد وعبدالرحمن بن عوف وسعید بن زید کانوا امام رسول اللہ ﷺ فی القتال ووراءه فی الصلاة"**[9]
>
> یہ جنتی صحابہ جہاد و قتال کی صفوں میں حضور ﷺ کے آگے اور نماز کی صفوں میں نبی اکرم ﷺ کے پیچھے نظر آتے تھے۔ حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ کا یہ قول حضرات عشرہ مبشرہ کی عظمت پر دلالت کرتا ہے کہ بہادری کا یہ عالم تھا کہ میدان جہاد میں سب سے آگے اور عبادت کا یہ عالم کہ نماز صف اول میں نبی کریم ﷺ کے پیچھے۔

حضرات شیخین کریمین رضی اللہ عنہما

اسلام کی تابناک تاریخ میں جن ہستیوں کو بعد از انبیاء سب سے بلند وبالا مقام حاصل ہے، ان میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سر فہرست ہیں۔ ان دونوں جلیل القدر صحابہ کو "شیخین کریمین" کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے۔ یہ دونوں نہ صرف رسول اللہ ﷺ کے قریبی ساتھی تھے بلکہ خلفائے راشدین میں بھی اولین مقام رکھتے ہیں۔

شیخین کریمین کا باہمی مقام

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

> **"خَيْرُ النَّاسِ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم أَبُو بَكْرٍ، وَخَيْرُ النَّاسِ بَعْدَ أَبِي بَكْرٍ عُمَرُ"**[10]
>
> (رسول اللہ ﷺ کے بعد لوگوں میں سب سے بہتر ابو بکر رضی اللہ عنہ ہیں اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے بعد سب سے بہتر عمر رضی اللہ عنہ ہیں)

---

[8] Al-Dehlavī, Shaykh ʻAbd al-Ḥaqq. *Lamaʻāt al-Tanqīḥ*. Dimashq: Dār al-Nawādir, 1435 AH, 1:101.

[9] Ibn al-Athīr, ʻIzz al-Dīn ʻAlī ibn Muḥammad al-Jazarī. *Usd al-Ghāba fī Maʻrifat al-Ṣaḥāba*. Bayrūt: Dār al-Kutub al-ʻIlmiyya, 1424 AH, 2:478.

[10] Ibn Mājah, Abū ʻAbd Allāh Muḥammad ibn Yazīd al-Qazwīnī. *Sunan Ibn Mājah*. Bayrūt: Dār al-Risāla al-ʻĀlamiyya, 1430 AH, 1:78.

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

" قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم لِأَبِي بَكْرٍ وعُمَرَ: هَذَانِ سَيِّدَا كُهُولِ أَهْلِ الْجَنَّةِ مِنَ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ إِلَّا النَّبِيِّينَ وَالْمُرْسَلِينَ"[11]

(رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما سے فرمایا یہ دونوں اولین اور آخرین میں سے اہل جنت کے بڑی عمر کے لوگوں کے سردار ہیں سوائے انبیاء اور مرسلین کے)

" عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ وُضِعَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَلَى سَرِيرِهِ فَتَكَنَّفَهُ النَّاسُ يَدْعُونَ وَيُثْنُونَ، وَيُصَلُّونَ عَلَيْهِ قَبْلَ أَنْ يُرْفَعَ، وَ أَنَا فِيهِمْ. قَالَ: فَلَمْ يَرُعْنِي إِلَّا بِرَجُلٍ قَدْ أَخَذَ بِمَنْكِبِي مِنْ وَرَائِي، فَالْتَفَتُّ إِلَيْهِ فَإِذَا هُوَ عَلِيٌّ ، فَتَرَحَّمَ عَلَى عُمَرَ وَقَالَ: مَا خَلَّفْتُ أَحَدًا أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ أَلْقَى اللهَ بِمِثْلِ عَمَلِهِ مِنْكَ، وَ ايْمُ اللهِ إِنْ كُنْتُ لَأَظُنُّ أَنْ يَجْعَلَكَ اللهُ مَعَ صَاحِبَيْكَ، وَذَاكَ أَنِّي كُنْتُ أُكْثِرُ أَسْمَعُ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم يَقُولُ: جِئْتُ أَنَا وَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ، وَدَخَلْتُ أَنَا وَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ، وَخَرَجْتُ أَنَا وَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ، فَإِنْ كُنْتُ لَأَرْجُو أَوْ لَأَظُنُّ أَنْ يَجْعَلَكَ اللهُ مَعَهُمَا"[12]

(حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطابؓ کو جب تخت پر رکھا گیا تو لوگ ان کے ارد گرد جمع ہو گئے اور ان کے لئے دعا کی اوران کی تعریف کرنے لگے اور ان کا جنازہ اٹھانے سے پہلے ان کی نماز جنازہ پڑھ رہے تھے اور میں بھی انہی لوگوں میں تھا، حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ میں نہیں گھبرایا سوائے ایک آدمی سے کہ جس نے میرے پیچھے سے آکر میرا کندھا پکڑا، میں نے اس کی طرف دیکھا تو وہ حضرت علیؓ تھے، تو حضرت علیؓ نے حضرت عمرؓ کے لئے رحم کی دعا فرمائی اور پھر فرمایا (اے عمر!) آپ نے اپنے پیچھے کوئی ایسا آدمی نہیں چھوڑا جس کے اعمال ایسے ہوں کہ ان اعمال پر اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرنا پسند ہو، آپ سے زیادہ اور اللہ کی قسم! مجھے یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے دونوں ساتھیوں کا ساتھ فرمائے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ میں زیادہ تر رسول اللہ ﷺ سے سنا کرتا تھا کہ آپ فرماتے تھے کہ میں آیا اور ابو بکرؓ اور عمرؓ آئے اور میں اندر داخل ہوا اور حضرت ابو بکر و عمرؓ اندر داخل ہوئے، میں نکلا اور حضرت ابو بکر و حضرت عمرؓ بھی نکلے اور میں امید کرتا ہوں اور مجھے یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو ان دونوں کے ساتھ (یعنی نبی ﷺ اور حضرت ابو بکرؓ کے ساتھ کر دے گا)

"عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ السَّاعَةِ، فَقَالَ: مَتَى السَّاعَةُ ؟، قَالَ: وَمَاذَا أَعْدَدْتَ لَهَا ؟قَالَ: لَا شَيْءَ إِلَّا أَنِّي أُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: أَنْتَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ. قَالَ أَنَسٌ: فَمَا فَرِحْنَا بِشَيْءٍ فَرَحَنَا بِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنْتَ مَعَ مَنْ

[11] Al-Tirmidhī, Abū ʻĪsā Muḥammad ibn ʻĪsā. *Sunan al-Tirmidhī*. Miṣr: Maṭbaʻat Muṣṭafā al-Bābī al-Ḥalabī, 1395 AH, 5:610.

[12] Muslim ibn al-Ḥajjāj al-Qushayrī, Abū al-Ḥusayn. *Al-Ṣaḥīḥ al-Muslim*. Ṭurkiya: Dār al-Ṭibāʻa al-ʻĀmira, 1334 AH, 7:111.

أَحْبَبْتَ، قَالَ أَنَسٌ: فَأَنَا أُحِبُّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ أَبَا بَكْرٍ، وَعُمَرَ وَأَرْجُو أَنْ أَكُونَ مَعَهُمْ بِحُبِّي إِيَّاهُمْ وَإِنْ لَمْ أَعْمَلْ بِمِثْلِ أَعْمَالِهِمْ"[13]

(حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک صاحب نے رسول اللہ ﷺ سے قیامت کے بارے میں پوچھا کہ قیامت کب قائم ہوگی؟ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم نے قیامت کے لیے تیاری کیا کی ہے؟ انہوں نے عرض کیا کچھ بھی نہیں، سوا اس کے کہ میں اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ پھر تمہارا حشر بھی انہیں کے ساتھ ہوگا جن سے تمہیں محبت ہے۔ حضرت انسؓ نے بیان کیا کہ ہمیں کبھی اتنی خوشی کسی بات سے بھی نہیں ہوئی جتنی آپ کی یہ حدیث سن کر ہوئی کہ تمہارا حشر انہیں کے ساتھ ہوگا جن سے تمہیں محبت ہے۔ حضرت انسؓ نے کہا کہ میں بھی رسول اللہ ﷺ سے اور ابو بکر و عمرؓ سے محبت رکھتا ہوں اور ان سے اپنی اس محبت کی وجہ سے امید رکھتا ہوں کہ میرا حشر انہیں کے ساتھ ہوگا، اگرچہ میں ان جیسے عمل نہ کر سکا)

ان احادیث سے معلوم ہوا حضور ﷺ کے نزدیک اور آپ ﷺ کے بعد صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کے درمیان شیخین کریمین حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خاص امتیازی حیثیت حاصل تھی۔

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا تعارف

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا شمار اسلام کے ان بڑے معزز صحابہ کرام میں ہوتا ہے جنہیں نبی کریم ﷺ کے سب سے قریبی ساتھی ہونے کا شرف حاصل ہوا۔ آپ رضی اللہ عنہ کا اصل نام عبداللہ بن عثمان بن عامر تھا جب کہ کنیت ابو بکر اور مشہور لقب صدیق اور عتیق تھے۔[14] آپ کا سلسلہ نسب نبی کریم ﷺ سے مرہ بن کعب پر جا کر ملتا ہے۔ زمانہ جاہلیت میں بھی آپ کا شمار قریش کے معزز، دیانت دار اور نرم خو افراد میں ہوتا تھا۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ ان اولین افراد میں شامل ہیں جنہوں نے نبی کریم ﷺ کی دعوت پر بلا تردد اسلام قبول کیا۔ آپ کی دعوت سے کئی جلیل القدر صحابہ کرام مثلاً حضرت عثمان بن عفان، حضرت زبیر بن عوام، حضرت عبد الرحمن بن عوف، حضرت طلحہ بن عبید اللہ اور حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنھم اسلام لائے۔[15] نبی کریم ﷺ کی وفات کے بعد حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ مسلمانوں کے پہلے خلیفہ منتخب ہوئے۔ آپ کا دور خلافت دو سال تین ماہ (11ھ تا 13ھ) پر مشتمل تھا۔[16] حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی وفات 22 جمادی الثانی 13 ہجری کو مدینہ منورہ میں ہوئی۔[17]

القابات

---

[13] Al-Bukhārī, Abū ʻAbd Allāh Muḥammad ibn Ismāʻīl. *Al-Ṣaḥīḥ al-Bukhārī*. al-Sulṭāniyya: al-Maṭbaʻa al-Kubrā al-Amīriyya bi-Būlāq Miṣr, 1311 AH, 5:13.
[14] Ibn Hishām. *Al-Sīra*. 1:249.
[15] Ibn Hishām. *Al-Sīra*, 1:250.
[16] Al-Suyūṭī, Jalāl al-Dīn ʻAbd al-Raḥmān ibn Abī Bakr. *Tārīkh al-Khulafāʼ*. Maktabat Nizār Muṣṭafā al-Bāz, 1425 AH, 59.
[17] Ibn al-Athīr, ʻAlī ibn Muḥammad al-Jazarī. *Usd al-Ghāba fī Maʻrifat al-Ṣaḥāba*. Bayrūt: Dār al-Kutub al-ʻIlmiyya, 3:330.

السَّابِقُ الْأَوَّلُ الا تقی:

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سب سے پہلے ایمان لائے اس لیے قرآنی لقب کے اولین مصداق ہیں، پھر زندگی پرہیزگاری کی گزاری تو سب سے بڑے متقی بن گئے۔ انہی کے متعلق سورۃ اللیل میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:"وَسَيُجَنَّبُهَا الا تقی" [18]

اکثر مفسرین کے نزدیک یہ قرآنی لقب الا تقی (بڑے پرہیزگار) حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کا ہے امام قرطبی رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا قول نقل کیا ہے۔[19]

المُہَاجِرُو ثانی اثنین:

نبی کریم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کے ساتھ ان کی ہجرت کا واقعہ ہر سیرت کی کتاب میں ہے۔ اس سفر میں ان کو جب حضور صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کے ساتھ غار میں رہنے کا موقعہ ملا، اس منظر کا ذکر قرآن کریم میں ہے:" ثَانِيَ اثْنَيْنِ إِذْ هُمَا فِي الْغَارِ"[20] وہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ دو میں سے دوسرے تھے، جب وہ دونوں (حضرت محمد صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ) غار میں تھے۔ یہ بھی ان کا قرآنی و آسمانی لقب ہے کہ جملہ تفاسیر میں یہاں ثانی اثنین سے مراد حضرت ابو بکر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ہیں امام رازی رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔

"أَنَّهُ تَعَالَى سَمَّاهُ ثانِيَ اثْنَيْنِ فجعل ثَانِيَ مُحَمَّدٍ عليه السلام حَالَ كَوْنِهِمَا فِي الْغَارِ" [21]

صاحب الغاروصاحب الحوض :

مشکوٰۃ المصابیح میں روایت ہے کہ آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو فرمایا:

" انت صاحِبِي فِي الغار وصاحبى علىٰ الحوض"[22]

اس لیے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کا لقب صاحب الغار بھی ہے اور صاحب الحوض بھی۔

الصِّدِيقُ الأكبر:

یہ لقب تو نام کا حصہ تصور کیا جاتا ہے اس کا پس منظر یہ ہے کہ ایک دن آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کے ساتھ حضرت ابو بکر حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنھم احد پہاڑ پر تھے کہ وہ حرکت کرنے لگا آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم نے فرمایا:"اثبت احد فَإِنَّمَا عَلَيْكَ نَبِيٌّ وَصَدِيقٌ وَشَہِيدَانِ"[23] (اے احد ٹھہر جا، تیرے اوپر ایک نبی، ایک صدیق، اور دو شہید ہیں)

حضرت علی المرتضی رضی اللہ عنہ سے کسی نے اس لقب کے متعلق سوال کیا، تو انہوں نے جواب دیا حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کا نام الصدیق اللہ تعالیٰ نے رکھا ہے، اور حضرت جبرئیل علیہ السلام کو بھی حکم دیا اور پھر آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کو حکم دیا کہ ان کو الصدیق کہا کرو۔

---

[18] Al-Layl, 92:9.
[19] Al-Qurṭubī, Abū ʻAbd Allāh Muḥammad ibn Aḥmad. *Al-Jāmiʻ li-Aḥkām al-Qur'ān*. al-Qāhira: Dār al-Kutub al-Miṣriyya, 1384 AH, 20:88.
[20] Al-Tawba, 9:45.
[21] Al-Rāzī, Abū ʻAbd Allāh Muḥammad ibn ʻUmar. *Mafātīḥ al-Ghayb*. Bayrūt: Dār Iḥyā' al-Turāth al-ʻArabī, 3rd ed., 1420 AH, 16:50.
[22] Al-Khaṭīb al-Tabrīzī, Muḥammad ibn ʻAbd Allāh. *Mishkāt al-Maṣābīḥ*. Bayrūt: al-Maktab al-Islāmī, 3rd ed., 1975 CE, 3:1699.
[23] Al-Bukhārī, *Al-Jāmiʻ al-Ṣaḥīḥ*, 5:9.

امام ذہبی رحمہ اللہ نے سیر اعلام النبلاء میں یہ وجہ بھی لکھی ہے کہ جب واقعہ معراج ہوا اور نبی کریم ﷺ واپس تشریف لائے آپ ﷺ نے حضرت جبریل علیہ السلام سے فرمایا میری قوم میری تصدیق نہیں کرے گی انہوں نے جواب دیا حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ آپکی تصدیق کریں گے۔[24] سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو اس معجزہ کی خبر ملی تو بغیر کسی اظہار تردد کے اس کی تصدیق کی تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا "ابو بکر انت الصدیق "[25]

وزیرالنبیﷺ:

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے مسلسل رفاقت اور بھرپور اعتماد کی وجہ سے ایک دن نبی کریم ﷺ نے فرمایا ابو بکر و عمر رضی اللہ عنھما زمین پر میرے وزیر ہیں۔

> **"عن ابي سعيد الخدري، قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: " ما من نبي إلا له وزيران من اهل السماء ووزيران من اهل الارض، فاما وزيراي من اهل السماء: فجبريل وميكائيل، واما وزيراي من اهل الارض: فابو بكر وعمر"**[26]

(حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”کوئی نبی ایسا نہیں جس کے دو وزیر آسمان والوں میں سے نہ ہوں اور دو وزیر زمین والوں میں سے نہ ہوں، رہے میرے دو وزیر آسمان والوں میں سے تو وہ جبرائیل اور میکائیل علیہما السلام ہیں اور زمین والوں میں سے میرے دو وزیر ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما ہیں)

امين الشاكرين:

اللہ تعالیٰ نے مجاہدین احد کے بارے میں فرمایا: **وَسَيَجْزِي الله الشّٰكِرِين** اور اللہ تعالیٰ ثواب دے گا شکر گزاروں کو اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے امام ابن جریر طبری رحمہ اللہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا فرمان نقل کیا ہے کہ اس آیت میں جن الشاکرین (شرکاء احد) کا ذکر کیا ہے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ ان کے امین ہیں اور اللہ تعالیٰ کے محبوب بندوں کے امین ہیں۔[27]

خَلِيفَةُ رَسُولِ اللهﷺ:

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ جب مسلمانوں کے امیر بنے تو ان کو یہ لقب ملا تھا۔ تمام اہل اسلام کے اجتماعی فیصلہ کی روشنی میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو خَلِيفَةُ رَسُولِ الله کہا جاتا ہے۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ لکھتے ہیں: **"واستقرّ خليفة في الأرض بعده، ولقّبه المسلمون خليفة رسول الله"**[28]

العتيق :

یہ لقب نبی اکرم ﷺ نے خود انہیں مخاطب کرتے ہوئے دیا- **"انما سمی عتیقا لان رسول الله ﷺ قال له انت عتيق الله من النار"**[29] آپ رضی اللہ عنہ کا نام عتیق رکھا گیا اس لیے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا انت عَتِيقُ اللهِ مِنَ النَّارِ تم دوزخ کی آگ سے اللہ کے آزاد کردہ ہو۔ اسی دن سے ان کا نام عتیق پڑ گیا۔

---

[24] Al-Dhahabī, Shams al-Dīn Muḥammad ibn Aḥmad. *Siyar A'lām al-Nubalā'*. al-Qāhira: Dār al-Ḥadīth, 1427 AH, 1:273.
[25] Al-Dhahabī, Shams al-Dīn Muḥammad ibn Aḥmad. *Siyar A'lām al-Nubalā'*, 1:273.
[26] Al-Dhahabī, Shams al-Dīn Muḥammad ibn Aḥmad. *Siyar A'lām al-Nubalā'*, 1:273.
[27] Al-Dhahabī, Shams al-Dīn Muḥammad ibn Aḥmad. *Siyar A'lām al-Nubalā'*, 1:273.
[28] Al-Khaṭīb al-Tabrīzī, Muḥammad ibn 'Abd Allāh. *Mishkāt al-Maṣābīḥ*. Bayrūt: al-Maktab al-Islāmī, 3rd ed., 1975 CE, 3:1710.

مَحْبُوبُ النَّبِيِّ ﷺ:

جس طرح سیدنا حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ کا خصوصی لقب، حب النبی ﷺ تھا، روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کا ایک لقب بھی محبوب النبی ﷺ تھا۔ "فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ: أَيُّ النَّاسِ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ: عَائِشَةُ فَقُلْتُ: مِنَ الرِّجَالِ؟ فَقَالَ: أَبُوهَا"[30] حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نبی کریم ﷺ کے پاس آیا میں نے آپ ﷺ سے پوچھا کہ آپ ﷺ کو کس سے زیادہ محبت ہے؟ آپ نے فرمایا عائشہ رضی اللہ عنھا سے میں نے کہا مردوں میں سے آپ ﷺ نے فرمایا اس کے والد سب سے زیادہ میرے محبوب ہیں۔

خَيْرُ النَّاسِ:

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ امت میں سب سے افضل انسان ہیں امام بخاری رحمہ اللہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ سے نقل کیا ہے۔

"عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: كُنَّا نُخَيِّرُ بَيْنَ النَّاسِ فِي زَمَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم، فَنُخَيِّرُ أَبَا بَكْرٍ"[31]

(نبی کریم ﷺ کے زمانہ ہی میں جب ہمیں جب صحابہ کے درمیان انتخاب کے لیے کہا جاتا تو ہم سب میں افضل اور بہتر ابو بکر کو قرار دیتے)

أَرْحَمُ الأُمَّةِ:

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ امت میں سب سے زیادہ شفیق اور مہربان تھے: "أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ: "أَرْحَمُ أُمَّتِي بِأُمَّتِي أَبُو بَكْرٍ"[32] ان کے متعلق حضور ﷺ نے فرمایا: ارحم امتي ابو بكر ابو بکر رضی اللہ عنہ میری امت کے لوگوں کے حق میں سب سے زیادہ مہربان اور سب سے بڑے درد مند ہیں۔ وہ نہایت لطف و مہربانی اور درد مندی کے ساتھ لوگوں کو اللہ کی طرف بلاتے ہیں اور ان کو فلاح و نجات کے راستہ پر لگاتے ہیں۔

المتفرس:

آپ رضی اللہ عنہ کا ایک لقب المتفرس بھی ہے یعنی صاحب فراست، خیر کی پہچان کرنے والا:

"وعنه قال: المتفرسون في الناس أربعة: امرأتان ورجلان؛ فالمرأة الأولى: صفيراء بنت شعيب لما تفرست في موسى والرجل الأول: الملك العزيز تفرس في يوسف --- والمرأة الثانية: خديجة، تفرست في النبي صلى الله عليه وسلم والرجل الثاني: أبو بكر الصديق، لما حضرته الوفاة قال: إني قد تفرست أن أجعل الأمر من بعدي في عمر بن الخطاب"[33]

(حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں چار المتفرس ہوئے ہیں۔ دو مرد اور دو عورتیں۔ مردوں میں (1) عزیز مصر ہیں جنہوں نے کمال فراست سے حضرت یوسف علیہ السلام کی صلاحیتوں کو پہچانا، اور ان کو وزیر مملکت بنانے کے لیے جیل

[29] Al-Ṭabarī, Abū Ja'far Muḥammad ibn Jarīr. *Jāmi' al-Bayān 'an Ta'wīl Āy al-Qur'ān*. al-Qāhira: Dār Hajar lil-Ṭibā'a wa al-Nashr wa al-Tawzī' wa al-I'lān, 1st ed., 1422 AH, 6:97.
[30] Ibn Ḥajar al-'Asqalānī, Aḥmad ibn 'Alī. *Al-Iṣāba fī Tamyīz al-Ṣaḥāba*. 4:145.
[31] Ibn al-Athīr, 'Alī ibn Muḥammad al-Jazarī. *Usd al-Ghāba fī Ma'rifat al-Ṣaḥāba*. Bayrūt: Dār al-Kutub al-'Ilmiyya, 3:310.
[32] Al-Bukhārī, *Al-Jāmi' al-Ṣaḥīḥ*, 5:5.
[33] Al-Bukhārī, *Al-Jāmi' al-Ṣaḥīḥ*, 5:4.

سے نکلوایا۔ اس فراست کی وجہ سے انہوں نے حضرت یوسف علیہ السلام کو خریدا۔ (۲) دوسرے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ جنہوں نے مرض الوفات میں خلافت کے لیے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا انتخاب کیا یہ ان کی فراست ایمانی اور دور اندیشی کی علامت ہے۔ (۳) اور خواتین میں حضرت شعیب علیہ السلام کی بیٹی صفیراء بنت شعیب علیہ السلام بھی بڑی فراست والی تھیں۔ جنہوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی شرافت کو چند لحوں میں بھانپ لیا اور اپنے والد سے کہا کہ ان کو اپنی خدمت کے لیے رکھ لیں۔ (۴) اور حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا بھی بڑی سمجھ دار ثابت ہوئیں کہ انہوں نے یہ فیصلہ کیا کہ حضور ﷺ سے نکاح کرلیں)

اَشْجَعُ النَّاسِ:

آپ رضی اللہ عنہ لوگوں میں سب سے زیادہ بہادر تھے اس لئے آپ کو اشجع الناس بھی کہا جاتا ہے امیر المؤمنین حضرت علی رضی اللہ عنہ نے آپ کو یہ لقب دیا۔

"عن علي بن أبي طالب أنه قال يومًا وهو في جماعة من الناس: من أشجع الناس؟ قالوا: أنت يا أمير المؤمنين، قال: أما إني ما بارزت أحدًا إلا انتصفت منه، ولكن أشجع الناس أبو بكر، لما كان يوم بدر جعلنا لرسول الله صلى الله عليه وسلم عريشًا وقلنا: من يكون مع النبي صلى الله عليه وسلم لئلا يصل إليه أحد من المشركين؟ فوالله ما دنا منا أحد إلا أبو بكر شاهرًا السيف على رأس رسول الله صلى الله عليه وسلم"[34]

(لوگوں سے ایک دن پوچھا: سب سے زیادہ بہادر کون ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: آپ ہیں۔ فرمایا: نہیں: ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں۔ جنگ بدر میں ہم نے رسول اللہ ﷺ کے لیے ایک چھپر بنا دیا تھا، وہاں پر آپ ﷺ کی پہرے داری صرف حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کر رہے تھے۔ ان کے علاوہ کوئی وہاں نہ تھا۔ لہذا ان سے بڑا بہادر کوئی نہیں ہے)

مَشِيرُ النَّبِيِّ ﷺ:

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کے مشیر خاص تھے نبی کریم ﷺ آپ سے ہر معاملے میں مشورہ کیا کرتے تھے اور یہ اللہ تعالیٰ کا حکم تھا۔ سیرت حلبیۃ میں ہے:

"أتاني جبريل فقال لي إن الله أمرك أن تستشير أبا بكر ونزل فيه وفي عمر وَشَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ كان أبو بكر رضي الله تعالى عنه بمكان الوزير من رسول الله ﷺ، فكان يشاوره في أموره كلها" [35]

(جب اللہ کا حکم ہوا۔ وَشَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ اور آپ ﷺ ان صحابہ رضی اللہ عنھم سے مشورہ کیجیے نبی کریم ﷺ نے فرمایا حضرت جبریل امین علیہ السلام میرے پاس آئے اور عرض کی: اللہ کا یہ حکم ہے کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ کو اپنا مشیر خاص بنا لیجیے۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کا مرتبہ رسول اللہ ﷺ کے وزیر کا تھا اور آپ ﷺ تمام امور میں ان سے مشورہ کیا کرتے تھے)

[34] Ibn Mājah, Abū ʻAbd Allāh Muḥammad ibn Yazīd al-Qazwīnī. *Sunan Ibn Mājah*. Bayrūt: Dār al-Risāla al-ʻĀlamiyya, 1430 AH, 1:107.

[35] Al-Ṭabarī, Abū al-ʻAbbās Aḥmad ibn ʻAbd Allāh. *Al-Riyāḍ al-Naḍra fī Manāqib al-ʻAshara*. Bayrūt: Dār al-Kutub al-ʻIlmiyya, 2nd ed., 2:403.

سَمْع وَبَصَر رَسُول الله ﷺ (نبی اکرم صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے کان اور آنکھ)

یہ لقب بھی محبت و اعتماد نبی کا عظیم مظہر ہے، بدر کی جنگ میں جب حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے میدان کارزار کی طرف جانے کی اجازت مانگی تو حضور صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: "امَّا عَلِمْتَ إِنَّكَ بِمَنْزِلَةِ سَمْعِي وَبَصَرِي"[36] (تم نہیں جانتے کہ تم میرے کان اور آنکھیں ہو)

شَيْخُ المُهَاجِرِينَ وَالأنصار:

الشیخ قابل احترام ہستی کو کہا جاتا ہے، حضور نبی اکرم صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ایک دن خلفائے راشدین رضی اللہ عنھم کے مناقب بیان فرماتے ہوئے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ کا ہاتھ پکڑا اور بلند آواز سے فرمایا۔

> "وقال بأعلى صوته: "معاشر المسلمين هذا أبو بكر هُذَا شَيْخُ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَار هذا صاحبي صدقني حين كذبني الناس"[37]
>
> (اے مسلمانوں یہ ابو بکر ہیں یہ مہاجرین اور انصار کے شیخ ہیں یہ میرے دوست ہیں انہوں نے اس وقت میری تصدیق کی جب سارے لوگ میری تکذیب کر رہے تھے"

یہ لقب آپ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ایک ہی خطاب میں چار بار ارشاد فرمایا: سَيِّدُ كَهُولِ أهل الجنة: ایک دن سیدہ عائشہ رضی اللہ عنھا نے حضور صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی طرف دیکھا اور یوں مخاطب ہوئیں۔ یا سید العرب! آپ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ان کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: "انَا سَيِّدُ وُلدِ آدَمَ وَ أَبُوكِ سَيِّدُ كَهُولِ الْعَرَب وَعَلى سَيِّد شَبَاب العَرَب" [38] (میں اولاد آدم کا سردار تمہارے والد ابو بکر رضی اللہ عنہ اہل عرب کے پختہ عمر لوگوں کے سردار اور علی رضی اللہ عنہ نوجوانان عرب کے سردار ہیں)

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا تعارف

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ، جنہیں فاروقِ اعظم کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے، رسولِ اکرم صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے جلیل القدر صحابی اور اسلام کے دوسرے خلیفہ راشد تھے۔ آپ قریش کے معزز قبیلہ بنی عدی سے تعلق رکھتے تھے نسب آٹھویں پشت میں رسول اللہ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سے ملتا ہے۔[39] اور بعثتِ نبوی کے چھٹے سال 27 برس کی عمر میں اسلام لائے۔ آپ کے اسلام لانے سے مسلمانوں کو بڑی تقویت ملی، حتیٰ کہ دارِ ارقم سے کھلم کھلا عبادت شروع ہوئی۔ آپ نہایت عادل، بااصول اور بے باک شخصیت کے مالک تھے، جس بنا پر آپ کو "فاروق" یعنی حق و باطل میں فرق کرنے والا لقب عطا ہوا۔ آپ کا دورِ خلافت (13 ہجری تا 23 ہجری) اسلامی تاریخ کا ایک سنہرا دور مانا جاتا ہے۔[40] عدالتی، مالیاتی اور انتظامی نظام کی بنیاد رکھی گئی۔ بیت المال، تقویم ہجری، پولیس، ڈاک نظام اور محکمہ قضا جیسے ادارے قائم کیے گئے۔[41]

---

[36] Al-Ṭabarī, *Al-Riyāḍ al-Naḍra fī Manāqib al-ʻAshara*, 1:138.

[37] Al-Ḥalabī, ʻAlī ibn Burhān al-Dīn. *Al-Sīra al-Ḥalabiyya*. Bayrūt: Dār al-Kutub al-ʻIlmiyya, 1427 AH, 1:390.

[38] Al-Diyārbakrī, Ḥusayn ibn Muḥammad ibn al-Ḥasan. *Tārīkh al-Khamīs fī Aḥwāl Anfus al-Nafīs*. Miṣr: al-Maṭbaʻa al-Wahbiyya, 1283 AH, 1:385.

[39] Al-Ṭabarī, Abū al-ʻAbbās Aḥmad ibn ʻAbd Allāh. *Al-Riyāḍ al-Naḍra fī Manāqib al-ʻAshara*. Bayrūt: Dār al-Kutub al-ʻIlmiyya, 2nd ed., 1:49.

[40] Aḥmad ibn Ḥanbal, Abū ʻAbd Allāh. *Faḍā'il al-Ṣaḥāba li-Aḥmad ibn Ḥanbal*. Bayrūt: Mu'assasat al-Risāla, 1st ed., 1403 AH, 1:394.

[41] Ibn ʻAbd al-Barr, Abū ʻUmar Yūsuf ibn ʻAbd Allāh. *Al-Istīʻāb fī Maʻrifat al-Aṣḥāb*. al-Qāhira: Maktabat Nahḍat Miṣr, 1380 AH, 3:1144.

آپ کو 23 ہجری میں ایک مجوسی غلام ابو لؤلؤ فیروز نے فجر کی نماز کے دوران زخمی کیا، جس کے بعد آپ تین دن بعد شہید ہو گئے۔[42] آپ کو نبی کریم ﷺ اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پہلو میں مسجد نبوی ﷺ میں دفن کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے ذریعے اسلام کو عزت دی فرشتوں نے بھی ان کے اسلام کی خوشی کا اظہار کیا اور العَبقَرِی لقب سے نوازا۔[43]

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سابق الاسلام اور دوسرے نمبر پر عشرہ مبشرہ لقب والے صحابی ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے ان کی ہدایت کی دعائیں مانگا کرتے تھے۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اے اللہ اسلام کو خاص طور سے عمر بن خطاب کے ذریعے عزت و طاقت عطا فرما۔[44]

الفاروق:

اس وقت تک چالیس کے قریب افراد مسلمان ہوئے تھے ان اہل ایمان میں سے کسی کو بھی خانہ کعبہ میں نماز کی جرات نہ تھی مشرکین ظلم و ستم کے پہاڑ توڑتے جس دن حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دعائے نبوی ﷺ کے طفیل ہدایت ملی تو وہ اسی دن سب اہل ایمان کو مسجد بیت اللہ میں لے جانے کے لیے بے تاب ہو گئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنی داستان ایمان بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"فأخرجناه صلى الله عليه وسلم في صفين حمزة في أحدهما و أنا في الآخرولي كديد ككديد الطحين حتى دخلنا المسجد، قال: فنظرت إلي قريش وإلى حمزة فأصابتهم كآبة لم يصبهم مثلها، فسماني رسول الله صلى الله عليه وسلم يومئذ الفاروق، فرق الله بي بين الحق والباطل"[45]

(میرے ایمان لانے کے بعد اللہ کے رسول ﷺ بیت اللہ کی طرف اس حال میں نکلے کہ اللہ کے رسول ﷺ اپنے چچا حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ، اور میرے درمیان تھے باقی صحابہ رضی اللہ عنھم ہمارے پیچھے چل رہے تھے۔ یہ منظر دیکھ کر قریش کو یقین ہو گیا کہ اب نبی کریم ﷺ اور ان کے ساتھی قریش کی دسترس سے محفوظ ہیں۔ اسی دن رسول اللہ ﷺ نے میرا لقب الفاروق رکھتے ہوئے فرمایا: اس شخص نے سچ اور جھوٹ میں امتیاز کر دیا ہے)

روز قیامت بھی ان کو اسی لقب سے آواز دی جائے گی۔

"عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: "ينادي مناد يوم القيامة: أين الفاروق؟ فيؤتى به"[46]

نبی کریم ﷺ نے فرمایا قیامت کے دن پکارنے والا پکارے گا این الفاروق؟ فاروق لقب والے صحابی رضی اللہ عنہ کہاں ہیں؟ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو لایا جائے گا)

[42] Al-Suyūṭī, Jalāl al-Dīn ʻAbd al-Raḥmān ibn Abī Bakr. *Tārīkh al-Khulafā'*. Maktabat Nizār Muṣṭafā al-Bāz, 1425 AH, 110.
[43] Al-Bukhārī, Abū ʻAbd Allāh Muḥammad ibn Ismāʻīl. *Al-Ṣaḥīḥ al-Bukhārī*. al-Sulṭāniyya: al-Maṭbaʻa al-Kubrā al-Amīriyya bi-Būlāq Miṣr, 1311 AH, 5:15.
[44] Al-Ṭabarī, Abū al-ʻAbbās Aḥmad ibn ʻAbd Allāh. *Al-Riyāḍ al-Naḍra fī Manāqib al-ʻAshara*. Bayrūt: Dār al-Kutub al-ʻIlmiyya, 2nd ed., 2:313.
[45] Ibn Mājah, *Sunan Ibn Mājah*, 1:77.
[46] Al-Ṭabarī, *Al-Riyāḍ al-Naḍra fī Manāqib al-ʻAshara*, 2:272.

مفتاح الاسلام:

صحابہ کے درمیان معروف تھا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ وقافًا عِنْدَ کِتَابِ اللہ (قرآن کے سامنے سر تسلیم خم کرنیوالے ہیں) ایک شخص نے ان پر ناانصافی کا بہتان لگایا، غصے کا آنا فطری تھا، حضرت حر بن قیس رضی اللہ عنہ نے ان کے سامنے آیت پڑھی۔ خُذِ العَفْوَ وَأْمُرْ بِالعُرْف وأعرض عَنِ الجَاهِلِين اس آیت میں زیادتی کرنے والے کو معاف کرنے کا حکم ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے قرآن کی مذکورہ آیت سنتے ہی بہتان لگانے والے کو معاف کر دیا۔ قرآن کریم پر عمل کے اس قسم کے واقعات پیش آتے رہتے تھے۔ ان کے اس لقب کا مفہوم یہ ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ کتاب الہی کے سامنے جھک جاتے ہیں اس لیے بارہا مرتبہ کہا گیا-وقافا عِندَ کِتَابِ اللہ

"عن ابن عباس قال: نظر رسول الله صلى الله عليه وسلم إلى عمر ذات يوم وتبسم، فقال: "يابن الخطاب، أتدري لم تبسمت إليك؟" قال: الله ورسوله أعلم، قال: "إن الله عز وجل نظر إليك بالشفقة والرحمة ليلة عرفة، وجعلك مفتاح الإسلام" [47]

(ان کے اطاعت الہی کے واقعات کی بناء پر حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک دن نبی کریم ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھا اور مسکرائے، پھر خود ہی دریافت فرمایا: اے ابن خطاب! جانتے ہو میں کیوں مسکرایا؟ عرض کی: اللہ اور اس کے رسول ﷺ ہی جانیں۔ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: عرفہ کی رات اللہ نے تمہیں نظر شفقت سے دیکھا اور مفتاح الاسلام لقب سے نوازا یعنی تم اسلام کی کنجی ہو تمہارے آنے کے بعد اسلام کھل کر سامنے آیا)

مُحَدِّثُ الأمةِ :

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے لیے ایک اور لقب لسان رسالت ﷺ سے ادا ہوا۔

"عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قَالَ إِنَّهُ قَدْ كَانَ فِيمَا مَضَى قَبْلَكُمْ مِنَ الْأُمَمِ مُحَدَّثُونَ وَ إِنَّهُ إِنْ كَانَ فِي أُمَّتِي هَذِهِ مِنْهُمْ فَإِنَّهُ عُمَرُبْنُ الْخَطَّابِ"[48]

(حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہر امت میں کچھ محدث (الہامی شخصیت) ہوتے تھے میری امت کے محدث عمر فاروق رضی اللہ عنہ ہیں۔ اس نبوی لقب نے بھی آپ رضی اللہ عنہ کو تمام صحابہ رضی اللہ عنہم میں ممتاز کر دیا)

الْخَلِيفَةُ الراشد:

سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے ذکر القاب میں لکھا جا چکا ہے کہ بقول حضرت علی المرتضی رضی اللہ عنہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ ایسے المُتفرِّس (صاحب فراست) تھے کہ انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اپنا خلیفہ تجویز کر کے بڑی عقلمندی کا ثبوت دیا۔

"بويع له بالخلافة صبيحة ليلة وفاة أبي بكر، فاستخلافه له سنة ثلاث عشرة" [49]

جس رات حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کا وصال ہوا اسکی صبح آپکی خلافت پر بیعت کی گئی 13 ہجری کو آپ خلیفہ بن گئے۔ اور اس مسئلہ پر پوری امت متفق ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے خلیفہ راشد ہونے کا حق ادا کر دیا۔

---

[47] Al-Ṭabarī, *Al-Riyāḍ al-Naḍra fī Manāqib al-ʻAshara*, 2:318.
[48] Al-Ṭabarī, *Al-Riyāḍ al-Naḍra fī Manāqib al-ʻAshara*, 2:308.
[49] Al-Bukhārī, *Al-Jāmiʻ al-Ṣaḥīḥ*, 4:174.

أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب مجھے امور مملکت سونپے گئے تو میں نے سوچا کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کیونکہ اللہ کے رسول ﷺ کے خلیفہ تھے اس لیے ان کو خلیفہ الرسول ﷺ کہا جاتا تھا جبکہ میں تو ابو بکر رضی اللہ عنہ کا خلیفہ ہوں تو کیا مجھے خلیفہ خلیفہ رسول اللہ ﷺ کہا جائے گا؟ یہ تو ایک بڑا نام ہو گا جو لوگوں کے لیے مشکل ہے۔ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی انْتَ أَمِيرُنَا وَنَحْنُ الْمُؤْمِنُونَ آپ ہمارے امیر ہیں جبکہ ہم مؤمنین ہیں۔ اس لحاظ سے آپ امیر المؤمنین ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ کو ان کی رائے پسند آئی غالباً اسی دن کے قریب ہی حضرت لبید بن ربیعہ رضی اللہ عنہ اور حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ عراق سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ملنے آئے۔

"فلما قدما المدينة أناخا راحلتهما بفناء المسجد ثم دخلا المسجد، فإذا هما بعمرو بن العاص، فقالا: استأذن لنا على أمير المؤمنين يا عمرو، فقال عمرو: أنتما والله أصبتما اسمه نحن المؤمنون وهو أميرنا"[50]

(مدینہ میں ان کی ملاقات حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے ہوئی انہوں نے عرض کی: ہمیں امیر المؤمنین سے ملوا دیجئے۔ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نے بالکل درست نام لیا ہے۔ اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی توثیق سے یہ لقب زبان زد خواص عوام ہو گیا)

سِرَاجُ أَهْلِ الْجَنَّةِ:

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں حضور ﷺ نے فرمایا: "هذا الذي يفرق الشيطان من شخصه هو سراج أهل الجنة" [51] (عمر وہ ہیں جن کی شخصیت کو دیکھ کر شیطان دور ہو جاتا ہے اور وہ سِرَاجُ اهْلِ الْجَنَّةِ یعنی جنت کے روشن چراغ ہیں) حضرت عمر رضی اللہ جنگ احد میں حارسین رسول اللہ ﷺ میں شامل تھے۔

الشَّهِيد:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہمیشہ دعا کیا کرتے تھے کہ شہادت اور مدینہ کی موت مل جائے۔

"قتل عمر رضي الله عنه سنة ثلاث وعشرين من ذي الحجة، طعنه أبو لؤلؤة فيروز غلام المغيرة بن شعبة لثلاث بقين من ذي الحجة" [52]

چنانچہ وہ مصلائے رسول ﷺ پر کھڑے نماز پڑھا رہے تھے کہ ابو لولو مجوسی نے ان نیزہ مار کر کو شہید کر دیا، ذوالحج کے تین دن باقی تھے حضرت کعب احبار رضی اللہ عنہ تورات کے عالم تھے، وہ فرماتے تھے کہ تورات میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی صفات میں الشہید لقب بھی لکھا ہوا ہے۔ اس لیے ان کو شَہِیدُ الْمِحْرَاب'' بھی کہا جاتا ہے۔

خلاصۂ کلام یہ ہے کہ حضراتِ شیخین، سیدنا ابو بکر صدیقؓ اور سیدنا عمر فاروقؓ، کے القاب اسلامی تاریخ کے محض اوراق نہیں بلکہ زندہ فکری و عملی اصول ہیں۔ یہ القاب ہمیں یہ سکھاتے ہیں کہ اسلامی قیادت کی بنیاد ایمان، عدل، مشاورت، قربانی اور جواب دہی پر قائم ہوتی ہے۔ اگر آج کی مسلم دنیا ان القاب کے معانی کو سمجھ کر ان پر عمل کرے تو امت ایک بار پھر فکری و عملی احیاء کی راہ پر گامزن ہو سکتی ہے۔

---

[50] Al-Bukhārī, *Al-Jāmiʿ al-Ṣaḥīḥ*, 2:404.
[51] Al-Bukhārī, *Al-Jāmiʿ al-Ṣaḥīḥ*, 2:308.
[52] Al-Bukhārī, *Al-Jāmiʿ al-Ṣaḥīḥ*, 2:308.

خلاصہ بحث

یہ تحقیقی مطالعہ خلفائے راشدین بالخصوص شیخین کے القاب کا قرآنی، حدیثی اور تاریخی تناظر میں جائزہ لیتا ہے، جو ان کی قیادت کی عظمت کو واضح کرتا ہے۔ القاب جیسے صدیق اور فاروق محض نام نہیں بلکہ اسلامی اصولوں کی علامت ہیں، جو ایمان، عدل اور حکمت کو مجسم کرتے ہیں۔ قرآن اور حدیث سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ یہ حضرات امت کے لیے نمونہ تھے، جبکہ تاریخی واقعات ان کی عملی زندگی کو ظاہر کرتے ہیں۔ یہ مطالعہ امت کو متحد کرنے اور اخلاقی قیادت کی اہمیت پر زور دیتا ہے۔

تجاویز و سفارشات

* شیخین کے القاب پر مزید تفصیلی کتب کا مطالعہ اور ترجمہ کیا جائے تاکہ نوجوان نسل تک پہنچایا جا سکے۔
* اسلامی تعلیمی نصاب میں خلفائے راشدین کی سیرت کو شامل کیا جائے تاکہ اخلاقی تربیت ہو۔
* ان القاب کی روشنی میں معاصر قیادت کے لیے ورکشاپس اور سیمینارز کا اہتمام کیا جائے۔
* ڈیجیٹل پلیٹ فارمز پر ان کے تاریخی واقعات کی ویڈیوز اور انفوگرافکس تیار کی جائیں۔
* بین الاقوامی سطح پر تحقیقی کانفرنسز منعقد کی جائیں تاکہ اسلامی تاریخ کی حفاظت اور نشر ہو۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

Bibliography / کتابیات

* Al-Bukhārī, Abū ‘Abd Allāh Muḥammad ibn Ismā‘īl. *Al-Jāmi‘ al-Ṣaḥīḥ*. al-Sulṭāniyya: al-Maṭba‘a al-Kubrā al-Amīriyya bi-Būlāq Miṣr, 1311 AH.
* Al-Dehlavī, Shaykh ‘Abd al-Ḥaqq. *Lama‘āt al-Tanqīḥ*. Dimashq: Dār al-Nawādir, 1435 AH.
* Al-Dhahabī, Shams al-Dīn Muḥammad ibn Aḥmad. *Siyar A‘lām al-Nubalā’*. al-Qāhira: Dār al-Ḥadīth, 1427 AH.
* Al-Ḥākim al-Naysābūrī, Abū ‘Abd Allāh Muḥammad ibn ‘Abd Allāh. *Al-Mustadrak ‘alā al-Ṣaḥīḥayn*. Bayrūt: Dār al-Kutub al-‘Ilmiyya, 1411 AH.
* Al-Khaṭīb al-Tabrīzī, Muḥammad ibn ‘Abd Allāh. *Mishkāt al-Maṣābīḥ*. Bayrūt: al-Maktab al-Islāmī, 1975.
* Al-Muttaqī, ‘Alā’ al-Dīn ‘Alī ibn Ḥusām al-Dīn. *Kanz al-‘Ummāl*. Bayrūt: Mu’assasat al-Risāla, 1405 AH.
* Al-Qurṭubī, Abū ‘Abd Allāh Muḥammad ibn Aḥmad. *Al-Jāmi‘ li-Aḥkām al-Qur’ān*. al-Qāhira: Dār al-Kutub al-Miṣriyya, 1384 AH.
* Al-Rāzī, Abū ‘Abd Allāh Muḥammad ibn ‘Umar. *Mafātīḥ al-Ghayb*. Bayrūt: Dār Iḥyā’ al-Turāth al-‘Arabī, 1420 AH.
* Al-Suyūṭī, Jalāl al-Dīn ‘Abd al-Raḥmān ibn Abī Bakr. *Tārīkh al-Khulafā’*. Maktabat Nizār Muṣṭafā al-Bāz, 1425 AH.
* Al-Ṭabarī, Abū al-‘Abbās Aḥmad ibn ‘Abd Allāh. *Al-Riyāḍ al-Naḍra fī Manāqib al-‘Ashara*. Bayrūt: Dār al-Kutub al-‘Ilmiyya, 2nd ed.
* Al-Ṭabarī, Abū Ja‘far Muḥammad ibn Jarīr. *Jāmi‘ al-Bayān ‘an Ta’wīl Āy al-Qur’ān*. al-Qāhira: Dār Hajar lil-Ṭibā‘a wa al-Nashr wa al-Tawzī‘ wa al-I‘lān, 1422 AH.
* Ibn al-Athīr, ‘Izz al-Dīn ‘Alī ibn Muḥammad al-Jazarī. *Usd al-Ghāba fī Ma‘rifat al-Ṣaḥāba*. Bayrūt: Dār al-Kutub al-‘Ilmiyya, 1424 AH.
* Ibn al-Athīr, ‘Alī ibn Muḥammad al-Jazarī. *Al-Kāmil fī al-Tārīkh*. Bayrūt: Dār al-Kitāb al-‘Arabī, 1997.
* Ibn Ḥajar al-‘Asqalānī, Aḥmad ibn ‘Alī. *Al-Iṣāba fī Tamyīz al-Ṣaḥāba*. Bayrūt: Dār al-Kutub al-‘Ilmiyya, n.d.
* Ibn Mājah, Abū ‘Abd Allāh Muḥammad ibn Yazīd al-Qazwīnī. *Sunan Ibn Mājah*. Bayrūt: Dār al-Risāla al-‘Ālamiyya, 1430 AH.

* Ibn Hishām, ʻAbd al-Malik ibn Hishām. *Al-Sīra al-Nabawiyya li-Ibn Hishām*. Miṣr: Maktabat Muṣṭafā al-Bābī al-Ḥalabī, 1955.
* Ḥaqī, Ismāʻīl ibn Muṣṭafā. *Tafsīr Rūḥ al-Bayān*. Bayrūt: Dār al-Fikr, 1431 AH.
* Muslim ibn al-Ḥajjāj al-Qushayrī al-Naysābūrī, Abū al-Ḥusayn. *Ṣaḥīḥ Muslim*. Ṭurkiya: Dār al-Ṭibāʻa al-ʻĀmira, 1334 AH.